REGD No L 5254

۱۵۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲/۸ "

فی پرچہ ۱ آنہ

۲۸ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۵ ہجرت ۱۳۳۰ ہش | ۵ مئی ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۰۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاءؑ کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے۔ پس وہ موسیٰؑ بھی ہے اور عیسیٰؑ بھی اور آدمؑ بھی اور ابراہیمؑ بھی اور یوسفؑ بھی اور یعقوبؑ بھی۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہٗ اشارہ فرماتا ہے۔ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ یعنی اے رسول اللہ تو ان تمام ہدایات متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کرلے۔ جو ہر ایک نبی خاص طور پر اپنے

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق دفتر پرائیویٹ سکرٹری صاحب سے حسب ذیل اطلاعیں موصول ہوئی ہیں:-

ربوہ (بذریعہ تار) ۳ مئی۔ آج حضور کو ۱۰۵ درجے بخار ہے۔

ربوہ (بذریعہ تار) ۴ مئی کل حضور کو ٹمپریچر ۱۰۵ درجے تک پہنچ گیا تھا۔ لیکن اس کے بعد گرنا شروع ہوگیا۔ اب اس بخار کو ٹیرشن ملیریا تصور کیا گیا ہے۔ اور کونین کے انجکشن لگائے جا رہے ہیں

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲ مئی۔ میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے۔ لیکن ابھی تک خود اٹھ بیٹھ نہیں سکتے۔ شاہ صاحب کو سر کے چکر اعصاب کی تکلیف اور بلڈ پریشر تینوں ملے جلے عوارض کا شدید حملہ ہے۔ حرکت کرنے سے فوراً قے شروع ہو جاتی ہے۔ احباب موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے عوام سے کشمیر ڈیموکریٹک یونین کی اپیل

مہاراجہ کی نام نہاد مجوزہ آئین ساز اسمبلی کا بائیکاٹ کیا جائے

نئی دہلی ۴ مئی۔ کشمیر ڈیموکریٹک یونین نے اپنے ایک خاص اجلاس میں جو کشمیر کے مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر پریم ناتھ بزاز کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تمام ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے لوگوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ شیخ عبد اللہ کی مجوزہ نام نہاد آئین ساز اسمبلی کا بائیکاٹ کریں۔ اور اس ناپاک اور شرانگیز تحریک کو ناکام بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ ریزولیوشن میں آگے چل کر کہا گیا ہے۔ کہ ایسی اسمبلی کا قیام تمام بین الاقوامی معاہدوں اور اقوام متحدہ کی تازہ ترین ہدایات کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اور سوائے ہندوستان کے اور کسی ملک نے اس تحریک کی تائید نہیں کی۔ یونین نے کشمیر کی کسان مزدور سبھا کے کارکنوں سے خاص طور پر اپیل کی ہے۔ کہ وہ اسے ناکام بنائیں۔ ریزولیوشن میں آگے چل کر کہا گیا ہے۔ کہ ایسی اسمبلی کے قیام سے مہاراجہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کے حق سے محروم کر دیا جائے۔

انڈونیشیا میں پاکستانی سفیر ڈاکٹر عمر حیات ملک کی پریس کانفرنس

لاہور ۴ مئی۔ انڈونیشیا میں پاکستان کے سفیر ہز ایکسی لنسی ڈاکٹر عمر حیات ملک نے آج ایک پریس کانفرنس میں انڈونیشیا اور پاکستان کے باہمی تعلقات اور گہرے روابط پر روشنی ڈالتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا۔ کہ یہ دونوں اسلامی ملک باہمی تعاون کے ذریعہ امن عالم کے لئے بالعموم اور دنیائے اسلام کی فلاح و بہبود کے لئے بالخصوص بہت اہم خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ اگرینڈٹ نہرو وہاں معروف ہیں۔ تو اسکی ایک بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ وہاں کے عوام کا معتدبہ حصہ انہیں مسلمان تصور کرتا ہے۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا مجھے یقین ہے۔ وہاں کی رائے عامہ اس معاملے میں پاکستان کو سراسر حق پر سمجھتی ہے۔ ان کی ہمدردیاں پاکستان کے ساتھ ہیں۔ اور انکی خواہش یہی ہے کہ یہ قضیہ حق و انصاف کی رو سے پرامن طریق پر طے پا جائے۔ سیاسی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ آجکل وہاں سترہ سیاسی پارٹیاں ہیں۔ جنکی وجہ سے وزارت میں آئے دن

اہل پنجاب کی صحتوں کے تحفظ کیلئے

پنجاب طبی کانفرنس کی پانچ سالہ سکیم

لاہور ۴ مئی۔ آج صحافیوں کی ایک کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پنجاب طبی کانفرنس کے صدر شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے حکومت کی خدمت میں پنجاب کے دیہاتی عوام کی صحتوں کے تحفظ کے لئے ایک پانچ سالہ سکیم پیش کی۔ جس کی بڑی بڑی شقوں کی یوں وضاحت کی:-

اول حکومت ہر سال ۵۰۰ طبیبوں اور ڈاکٹروں کو ۱۰۰ روپیہ ماہوار پر (-/۵۰ تنخواہ اور -/۵۰ برائے ادویات) دیہات میں مقرر کرے۔ اسی طرح ۵ سال کے بعد پچیس سو طبیب اور ڈاکٹر دیہات میں کام کرنے لگیں گے۔ (دوم) حکومت ہر سال دیہات میں ۵۰۰ اوّل قسم کی ڈسپنسریاں قائم کرے۔ جن پر کم از کم ۳۰۰ روپے ماہوار خرچ ہو۔ اس طرح ۵ سال کے بعد دیہات میں پچیس سو ڈسپنسریاں اور امدادی مطب کام کرنے لگیں گے۔ اور پنجاب کی دیہاتی آبادی کے لئے ہر تین ہزار افراد کے لئے ایک شفاخانہ کھل جائے گا۔ قرشی صاحب نے بتایا کہ ہز ایکسی لنسی طب یونانی کی افادیت کو تسلیم فرما چکے ہیں۔ اور پنجاب مسلم لیگ تو طب یونانی کی ترویج کو اپنے منشور میں داخل کر چکی ہے۔ اب ضرورت صرف یہ ہے۔ کہ اس پر فوری عمل کرکے پاکستانیوں کی جانیں بچائی جائیں۔ بیان کے آخر میں قرشی صاحب نے

ٹڈیوں کے روک تھام کی مہم

لاہور ۴ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق ضلع شیخوپورہ میں بڑا گھر اور سید والہ کے تھانوں کے وسیع ساحلی علاقے ٹڈیوں کے بچوں سے بالکل پاک ہوگئے ہیں پدی پور اور انجیانوالہ کے دیہات میں زور شور سے کھدائیاں کھودی جارہی ہیں۔ ضلع میانوالی میں پچھلے ہفتے کے اندر تقریباً پچاس من انڈے اور چار سو من ٹڈیوں کے بچے ٹھکانے لگائے گئے ہیں۔ لائل پور کے علاقے اب بالکل صاف ہیں ضلع ملتان کی تحصیل میلسی کے ۲۵ دیہات میں ٹڈیوں کے بچوں کی آفت پر کھائیوں اور آگ کے ذریعہ قابو پالیا گیا ہے۔ لیکن گوجرانوالہ۔ لاہور۔ سرگودھا اور کیمل پور کے اضلاع میں بعض مقامات سے ٹڈیوں کے بچے دینے کی رپورٹیں آرہی ہیں۔ (سرکاری اطلاع)

لاہور ۴ مئی۔ انجمن خواتین پاکستان کی پنجاب برانچ کی صدر بیگم سردار عبد الرب نشتر نے کنٹونمنٹ برانچ کے اداروں کا معائنہ کیا۔

لاہور ۴ مئی۔ پنجاب کوآپریٹو یونین کی مالی کمیٹی نے کل ملک نور محمد خاں کی صدارت میں کوآپریٹو انسپکٹروں کی تنخواہ کا سکیل ۵۰-۳-۸۰-۴-۱۰۰ کی بجائے ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ کر دینے کا فیصلہ کیا۔ نئے سکیل یکم جنوری ۱۹۵۱ء سے دیئے جائیں گے۔

پاکستان کے واحد طبی ادارے "پنجاب طبیہ کالج" کی مزید مالی امداد اور حکومت کی سرپرستانہ توجہ کے لئے اپیل کی (سٹاف رپورٹر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

احباب اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے والا ہے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اب مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کا معیار میٹرک پاس ہونا ہے۔ ایسے بچے چار سال میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کر سکیں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے میٹرک پاس بچوں کو خدمت دین کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ پراسپکٹس اور تفصیلی معلومات پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر سے دریافت کی جاسکتی ہیں

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

مجالس انصار اللہ رپورٹ ضرور بھیجا کریں

جن جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔ بموجب ہدایت عہدہ داران انصار اللہ بڑی جماعتیں پندرہ روزہ رپورٹ باقاعدہ ہر ماہ ۱۸ اور ۵ تاریخ کو دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوانے کا التزام کریں۔ اسی طرح جو جماعتیں چھوٹی ہیں وہاں کی مجالس بجائے پندرہ روزہ کے ماہوار رپورٹ ہر ماہ کی ۵ تاریخ کو بھجوایا کریں۔ زعما صاحبان انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماتحت مہتمم صاحبان سے رپورٹ لے کر بھجوایا کریں۔ اور جو جماعتیں چھوٹی ہیں اور وہاں پر مہتمم مقرر نہیں۔ وہ خود رپورٹ تیار کر کے بھجوانے کے ذمہ دار ہیں۔ ترسیل رپورٹ ہا میں تغافل نہ ہونا چاہیئے صدر انصار اللہ مرکزیہ

ایک ہزار لائبریری میں اسلامی لٹریچر رکھنے کی تحریک

لجنہ اماء اللہ کا شاندار وعدہ

لجنہ اماء اللہ لاہور نے دیباچہ انگریزی تفسیر قرآن مجید کی بیس جلدیں خریدنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے والی خواتین کو اللہ تعالےٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ اس وقت تک جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے بصورت نقد و وعدہ دیباچہ کے ۸۸ نسخے خریدے جا چکے ہیں۔ دوسری جماعتوں کو بھی اس تحریک میں جلد حصہ لینا چاہیئے۔ جلال الدین شمس ناظر تالیف و تصنیف

اعلان اخراج از جماعت

میاں احمد الدین صاحب نے اپنے لڑکے غلام رسول عاجز مقاطعہ شدہ سے تعلقات منقطع نہیں کئے نیز محمد صدیق برادر غلام رسول اور زوجہ غلام رسول نے بھی مرکز کے احکام کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے بمنظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ احمد دین۔ محمد صدیق اور اہلیہ غلام رسول عاجز کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

بقیہ لیڈر صفحہ ۳ ۵

آپ نہ تو اسلام کو سمجھ سکتے ہیں، اور نہ اس پر صحیح عمل کر سکتے ہیں۔ اور نہ اسلامی حکومت یا اسلامی نظام حیات بپا کر سکتے ہیں۔ احمدی ڈاکٹر کا یہی مطلب ہے کہ مودودی صاحب کی اسلامی جماعت **اگر**

پاکستان میں قیام اسلام میں کامیاب ہو جاتی ہے تو مسیح موعود کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

یعنی وہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت ہے اور جب تک امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان آپ نہیں لائیں گے۔ آپ کی تمام جدوجہد بیکار ہے۔ کیونکہ وہ اسلام کے لئے جدوجہد نہیں بلکہ ایک خودساختہ لادینی نظام کے قیام کے لئے جدوجہد ہے۔ جس کا اسلام سے کچھ بھی تعلق واسطہ نہیں۔ اس کا ادنیٰ مگر واضح ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ کا خودساختہ اسلام آپ میں اتنا صحیح اسلامی اخلاق بھی پیدا نہیں کر سکا کہ آپ احمدیوں کو قادیانی یا مرزائی نہ کہا کریں۔ حالانکہ قرآن کریم کا اسلام صاف لفظوں میں کہتا ہے کہ

لا تنابزوا بالالقاب

ہم انشاء اللہ تعالےٰ ابھی ایمان لانے کے متعلق بھی عرض کریں گے۔ کہ الامام المھدی علیہ السلام پر ایمان لانا خدا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے منافی نہیں ہے، بلکہ اس پر ایمان نہ لانا اس کے منافی ہے۔ انشاء اللہ ہم مودودی صاحب کا یہ من گھڑت بت بھی توڑ دیں گے ؛ (باقی)

والقت ما فیھا وتخلت سے مراد مامور کی جماعت ہے

فرمایا "اس آیت کے معنے ایک تو یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے مامور کو جس کے لئے آسمان پھٹے گا اور فرشتے آسمان سے اتریں گے ایسی جماعت عطا فرمائے گا۔ جو قربانی کرنے والی ہوگی اور قربانی بھی معمولی نہیں بلکہ القت ما فیھا وتخلت اپنے مال اور اپنی جان اور اپنی عزت اور اپنے وطن اور اپنے آرام اور اپنے جذبات ہر چیز کی وہ انتہائی طور پر قربانی کرنے والی ہوگی اور خدا تعالےٰ کی راہ میں کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جو جماعت عطا فرمائی۔ وہ ایسی ہی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے۔ کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانات کو دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ نے دیکھا وہ خدا تعالےٰ کی تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں۔ اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی"

"بہتیرے ان میں سے ہیں کہ جو نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں، جن کو سچی خوابیں آتی ہیں۔ اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رض ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالےٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچے تقوےٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رض کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے۔ جس کو خدا آپ سنبھال رہا ہے۔ اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے۔ اور ان کے سینوں کو آسمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ اور آسمانی نشانوں سے اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جو آخرین منھم کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا" (ایام الصلح صفحہ ۴۳)

اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو وہ دست بردار ہونے کے لئے مستعد ہیں، پھر بھی میں ہمیشہ ان کو ترقیات کے لئے ترغیب دیتا رہتا ہوں۔ اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا۔ مگر دل میں خوش ہوں" (الذکر الحکیم ۴ صفحہ ۱۶-۱۷)

"غرض القت ما فیھا وتخلت کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس زمانہ کے مامور کو ایسی جماعت عطا فرمائے گا۔ جو خدا اور اس کے رسول کے لئے ان تمام چیزوں کو پھینک دے گی۔ جو اس کے پاس ہوں گی اور خالی ہو جائیں گی۔"

ہر احمدی کو اپنا محاسبہ کر کے دیکھنا چاہیئے کہ کیا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح سلسلہ کے لئے ہر قسم کی انتہائی قربانی کر رہا ہے۔ اگر نہیں تو اسے قرآن پاک کے اس حکم کی تعمیل کرنے کے لئے اپنے اندر یہ جذبہ پیدا کرنا چاہیئے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

امرا صاحبان ضلع سیالکوٹ کی اطلاع کے لئے

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے ضلع سیالکوٹ کے لئے گیانی واحد حسین صاحب کو مبلغ مقرر فرمایا ہے۔ ضلع کی تنظیم اور تبلیغ کے لئے آپ صاحبان کے مشورہ سے پروگرام مرتب کرنا ہے۔ اس لئے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ آپ مہربانی کر کے مورخہ ۱۱ رمئی بروز جمعہ سیالکوٹ تشریف لائیں۔ یہ کارروائی مسجد کبوترانوالی میں $2\frac{1}{2}$ بجے بعد نماز جمعہ شروع ہوگی ؛

قاسم الدین امیر جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۴ مئی ۱۹۵۱ء

اسلامی حکومت اور اسلامی نظامِ حیات کون قائم کر سکتا ہے؟

ہم نے اکثر مودودی صاحب کے فرقہ کے بنیادی اصول کے متعلق الفضل میں بحث کی ہے اور دلائل لاطائل سے یہ بات واضح کی ہے کہ مودودی صاحب کے اصول قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کے بالکل متضاد ہیں۔ ہمارا طریق کار ہمیشہ یہی رہا ہے۔ کہ ہم نے مودودی صاحب کے اقوال اور تحریرات کے ہمیشہ وہی معنے لئے ہیں۔ جو وہ خود لیتے ہیں۔ اور کبھی اپنی طرف سے معنی ڈالکر اس پر محل تیار نہیں کیا۔ ہم اسکو پرلے درجہ کی بددیانتی سمجھتے ہیں کہ متکلم کے مافی الضمیر کو بدل کر اور حوالوں میں کانٹ چھانٹ کر کے عوام کو بھڑکانے کے لئے کسی پر ایسے الزام لگائے جائیں۔ جو اس کی عبارت کے سیاق و سباق کے خلاف ہوں۔

مثال کے طور پر اسلامی پارٹی کے متعلق مودودی صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ کو لے لیجئے۔

"یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین (Missioneries) اور مبشرین (Preachers) کی جماعت نہیں ہے بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے (لتکونوا شہداء علی الناس) اور اس کا کام یہ ہے کہ دنیا سے ظلم فتنہ فساد۔ طغیان اور ناجائز انتفاع کو بزور مٹا دے۔ اربابٌ من دون اللہ کی خداوندی کو ختم کردے۔ اور بدی کی جگہ نیکی قائم کرے۔ قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔ الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون لہٰذا اس پارٹی کے لئے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے"

اس عبارت کو پڑھنے سے مودودی صاحب کے اصول صاف صاف سمجھ میں آجاتے ہیں ہم نے بارہا بغیر ان اصول کے معنے تبدیل کرنے کے قرآن کریم کو پیش کر کے بتایا ہے کہ یہ اصول قرآن کریم کی تعلیم کے بالکل متضاد ہیں۔ قرآن کریم تو خود آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبشر قرار دیتا ہے۔ اور موعظہ حسنہ کی تلقین کرتا ہے۔ اور صاف صاف فرماتا ہے کہ لست علیھم بمصیطر۔ یعنی تم کو ان پر خدائی فوجدار نہیں بنایا گیا۔ لیکن مودودی صاحب لتکونوا شہداء علی الناس کا معصوم ٹکڑا لے کر اس میں اللہ تعالے کی تعلیم کے بالکل الٹ معنے بھر دیتے ہیں۔

پھر ہم نے یہ بھی بار بار عرض کیا ہے کہ مودودی صاحب نے قرآن کریم کی آیات قاتلوھم الی آخرہ۔ الا تفعلوہ الی آخرہ ـــ ھو الذی ارسل الی آخرہ کو اپنے ماحول سے جدا کر کے ان میں وہ معنے بھر دیئے ہیں کہ اگر ان آیات کو اپنے سیاق و سباق میں رکھا جائے۔ تو وہیں مودودی صاحب کے معنے کی تردید موجود ہے۔

ہم نے بارہا اس بات کو پیش کر کے استدعا کی ہے۔ کہ ہمیں ہماری غلطی اگر کوئی ہے تو سمجھائی جائے۔ مگر مودودی صاحب اور ان کے ترجمانوں کی طرف سے ہمیشہ صدائے برنخاست کا سا سماں رہا ہے۔ اس کی بجائے بے دلیل نعرہ بازی فقرہ طرازی الزام تراشی۔ طنز۔ مزاح۔ تمسخر۔ استہزا اور سب سے بڑھ کر تبختر اور نخوت سے ہمیشہ کام لیا گیا ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال ملاحظہ ہو۔ "کوثر" اپنی اشاعت ۵ رمئی ۱۹۵۱ء میں صفحہ ۳ پر اپنے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"یا پھر قادیانی جن کی خانہ ساز نبوت۔ بنی بنائی مہدویت و مجددیت اور مسیحیت اسی روز تکسال سے باہر ہو جاتی ہے۔ جس روز پاکستان میں ایک اسلامی حکومت اور اسلامی نظام حیات قائم ہو جاتا ہے۔ بقول ایک قادیانی ڈاکٹر کے اگر جماعت اسلامی پاکستان میں قیام اسلام میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ تو "مسیح موعود" کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی حضرات نجی صحبتوں میں یہ اعتراف کرنے کے باوجود کہ جماعت اسلامی اچھا کام کر رہی ہے باہر نکل کر اس کی مخالفت کرتے ہیں"

یہ ہے سب سے بڑا تیر جو یہ لوگ جماعت احمدیہ پر چلا سکتے ہیں۔ نعرہ بازی اور فقرہ طرازی کے سوا اس عبارت میں کیا ہے؟ نبوت کو خانہ ساز اور مہدویت و مجددیت اور مسیحیت کو بے بنیاد کہہ دینے سے گویا مقالہ نویس نے اپنی محققیت کی انتہا کردی ہے۔ یا تو اس کا یہ مطلب نکل سکتا ہے کہ آپ کے خیال میں نبوت۔ مہدویت و مجددیت اور مسیحیت کو اسلامی حکومت اور اسلامی نظام حیات سے از روئے اسلام کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ جو بالبداہت ہی نہیں بلکہ مودودی صاحب اور ان کے ترجمانوں کے مسلمات کے مطابق بھی غلط ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حین حیات ہی میں اسلامی حکومت اور اسلامی نظام حیات قائم ہو گیا تھا۔ الامام المہدی مجدد دین اور مسیح موعود علیہم السلام کی آمد سے مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے کسی فرد کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ اس لحاظ سے "کوثر" کے مقالہ نویس کا قول سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔

یا پھر مقالہ نویس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دعاوی نبوت وغیرہ غلط ہیں سوال ہے کہ کیا مقالہ نویس حلفیہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اس نے کبھی ان دعاوی پر خالی الذہن ہو کر دیانتداری سے کماحقہ غور فرمایا ہے۔ کیا وہ پوری پوری تحقیقات کر کے اس نتیجہ پر پہنچا ہے؟

نبوت ہی کو لیجئے۔ مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ میں غیر تشریعی امتی نبی ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے کبھی تحقیق کی ہے۔ کہ امت مسلمہ میں بڑے بڑے جید علماء نے قرآن کریم کی آیہ خاتم النبیین اور حدیث نبوی "لا نبی بعدی" پر بحث کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آوردہ شریعت کے احیاء کے لئے نبی آسکتا ہے۔ اور ایسا نبی ختم نبوت کی مہر کو نہیں توڑتا۔ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی۔ حضرت ملا علی قاری۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند علیہم الرحمۃ کے حوالے جماعت احمدیہ بارہا پیش کر چکی ہے۔

سوال یہ نہیں ہے کہ مقالہ نویس صاحب ان سے متفق نہیں ہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ آیہ "خاتم النبیین" اور حدیث "لا نبی بعدی" کے معنی میں علمائے اسلام میں اختلاف ہے۔ اس لحاظ سے زیادہ سے زیادہ جو کہا جا سکتا ہے یہ ہے کہ یہ آیہ کریمہ اور یہ حدیث محکمات میں سے نہیں بلکہ متشابہات میں شامل ہیں اب ایک محقق کا خواہ وہ "کوثر" کے مقالہ نویس سے ہزار گنا ہی عالم دین کیوں نہ ہو کیا حق ہے کہ وہ متشابہات کے اپنے معنے کو تو اسلامی حکومت اور اسلامی نظام حیات کے مطابق سمجھے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی نبوت کو اس کے منافی اور اسکو فقرہ طرازانہ انداز میں خانہ ساز نبوت کہہ کر تبختر کا اظہار کرے۔ علمائے اسلام کے اس اختلاف کے پیش نظر یہ قیاس کیوں غلط ہے کہ ہو سکتا ہے کہ آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے وہ معنے صحیح ہوں۔ جو حضرت شیخ اکبر ملا علی قاری وغیرہم نے لئے ہیں۔ اور آپ کے معنی غلط ہوں۔ اور ہو سکتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا دعوےٰ کہ میں غیر تشریعی امتی نبی ہوں صحیح ہو اور خانہ ساز نہ ہو

قرآن کریم میں ہے کہ متشابہات کے معنے صرف اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ اور وہیں قرآن کریم میں یہ بھی آتا ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں زیغ ہوتا ہے۔ وہ ایسی آیات کے معانی میں جھگڑتے ہیں۔ خود آیہ کریمہ خاتم النبیین کے آخری الفاظ وکان اللہ بکل شیءٍ علیما۔ یعنی اللہ تعالےٰ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ کم سے کم آپ کے لئے یہ آیہ کریمہ متشابہات ہی میں سے ہے۔

ہم نے کہا ہے "آپ کے لئے" یہ اس لئے کہ ہمارے نزدیک اگر تھی بھی تو اب یہ آیہ متشابہات میں سے نہیں رہی۔ کیونکہ ہمارے نزدیک شیخ اکبر وغیرہم جید علمائے اسلام کے معنے کے مطابق کم از کم ایک غیر تشریعی امتی نبی آچکا ہے اور خاتم النبیین کے معنے ہم پر واضح ہو چکے ہیں۔ لیکن اگر آپ کے معنے درست ہیں۔ تو وہ قیامت کو ہی آپ پر واضح ہو سکتے ہیں۔ اس وقت تک آپ کے لئے یہ آیہ متشابہات ہی میں داخل رہے گی۔ اور آپ کا کوئی حق نہیں ہے کہ اس آیت کی بناء پر ایک اعتقاد قائم کر کے یہ حکم لگائیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوےٰ نبوت اسلامی حکومت اور اسلامی نظام حیات کے موافق نہیں ہے۔ اور نہ حدیث "لا نبی بعدی" کی بناء پر آپ ایسا کر سکتے ہیں کیونکہ اس حدیث کے معنے خاتم النبیین کے معنے کے ہی پابند ہوں گے۔

پھر حقیقت یہ ہے کہ چونکہ علمائے اسلام نے آیت خاتم النبیین میں اختلاف کیا ہے اس لئے ہم نے اس کو زیادہ سے زیادہ متشابہات میں شامل ہونا بیان کیا ہے۔ ورنہ ہمارے نزدیک اس کے معنے واضح ہیں جو بلا تاویل و تخصیص "نبیوں کی مہر" کے ہیں۔ اور دنیا میں آپ ایک بھی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ کہ مہر کسی سلسلہ کو بند کرنے کے لئے لگائی جاتی ہو۔ اس کے خلاف آپ ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکتے کہ مہر تصدیق کے لئے نہ لگائی جاتی ہو۔ اس لئے ہمارے نزدیک ان الفاظ کے معنی صاف ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے دعوےٰ نبوت کر کے ہمارے معنی کی صرف تصدیق کر دی ہے۔ اور یہ وہی معنے ہیں جو حضرت شیخ اکبر ابن عربی وغیرہم نے کئے ہیں۔

ان وجوہات کی بناء پر ہمارا اعتقاد ہے کہ جب تک آپ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مجدد صدی چہاردہم مہدی معہود مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہ لائیں گے

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر ۱)

اسلامی اخلاق اور امن عالم

(از مکرم غلام مجتبیٰ صاحب کوئٹہ)

انسانیت کا دارومدار سراسر حسن اخلاق کی بنیاد پر ہے۔ جو انسان زیور اخلاق سے آراستہ نہ ہو۔ وہ اشرف المخلوقات میں گنے جانے کے قابل نہیں۔ اعلیٰ اخلاق کے بل بوتے پر ایک انسان دوسرے انسان کے دل کو موہ لیتا ہے۔

دنیا کی ساری خوشی۔ خوشحالی اور امن و امان اسی اخلاق کی دولت سے ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے پہلے دنیا کا اخلاقی معیار بہت پستی کی حالت میں تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید کا ارشاد ہے۔ ظھر الفساد فی البر والبحر۔ لیکن اہل عرب بالخصوص اخلاقی لحاظ سے گرے گذرے تھے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا۔ انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (زرقانی) تحقیق میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ قرآن مجید میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں آیا ہے۔

انک لعلیٰ خلق عظیم۔ بے شک آپ خلق عظیم کے حامل ہیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمانِ خداوندی کے پیش نظر تمام مدت العمر اخلاق عالیہ کا اسوۂ حسنہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ حضرت عائشہ رضؓ سے سوال کیا گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلق کے بارہ میں آگاہ کریں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کان خلقہ القرآن۔ یعنی آپ کے تمام اخلاقی کردار کا محور صرف قرآن مجید ہے۔ مفسرین نے احادیث نبویہؐ کے پیش نظر حسن خلق سے مراد حسن الخلق بین الناس اور حقوق العباد مراد لی ہے۔ درحقیقت یہ بات بالکل واضح ہے ...... کہ ایک انسان جو اپنے ہم جنس کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرتا ہے۔ وہ انسان اپنی عزت اور انسانیت کا ثبوت دوسرے کے دل میں جاگزیں کرتا ہے۔ چنانچہ حسن خلق کی صفت سے متصف ہونے کی احادیث میں بہت تعریف وارد ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ اکمل المومنین ایماناً احسنھم خلقا کامل مومن وہ ہے۔ جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔ (ترمذی)

بخاری کتاب الادب کی حدیث ہے۔ خیارکم احسنکم اخلاقاً۔ یعنی تم میں سب سے اچھا وہ ہے۔ جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

قرآن مجید میں خداوند کریم ... امت محمدیہؐ کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی تقلید کرنے کا باین الفاظ حکم دیتا ہے۔

لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

اے امت محمدیہؐ سوسائٹی میں اپنے ہمجنسوں کے ساتھ برتاؤ کے لئے تمہارے واسطے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات ستودہ صفات میں نمونہ کامل موجود ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ما انا بشر مثلکم کے مطابق بحیثیت ایک انسان اپنی ذات والا صفات میں ان تمام جمیع اخلاق حسنہ کو پورا کیا ہے۔ جو کہ بتمام وکمال ایک انسان پر من کل الوجوہ وارد ہو سکتے ہیں۔ آپ نے ان تمام حالتوں میں دنیا کے سامنے ایسا جامع حسن اخلاق کا اسوہ حسنہ پیش کیا ہے۔ کہ اولین و آخرین ایسے مکمل ضابطہ کے ساتھ حسن اخلاق کا اسوہ حسنہ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ عرب جو کہ دوسروں کے جذبات کی کچھ پروا نہیں کرتے تھے۔ اور سخت قسم کے اجڈ اور اکھڑ طبیعت کے مالک تھے۔ اور ہر ایک ایسا عیب جو کہ انسانیت کی پیشانی پر بدنما دھبہ اور داغ ہو۔ ان سے وہ ملوث تھے۔ ایسے ہی لوگوں میں خداوند کریم نے اپنی شانِ کریمی کا جلوہ ظاہر فرماتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے تبلیغ اسلام کے دوران میں ہر قسم کی تکلیف کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ اور حسن اخلاق سے ہرگز کسی حالت میں بھی گریز نہیں کیا۔ یہاں تک کہ وہ عرب جو تمام دنیا کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ اور جن کے لئے اطاعت کا جُوا موت سے بدتر تھا۔ آپؐ کے ایسے شیدا اور فدائی ہوئے۔ کہ لبیک یا رسول اللہ۔ فداک امی و ابی۔ ان کی زبانوں پر جاری رہتا تھا اس حالت کی طرف قرآن مجید باین الفاظ بیان فرماتا ہے۔ لوکنت فظا غلیظ القلب لا انفضوا من حولک۔ اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ سخت طبیعت اور اکھڑ دل کے ہوتے تو یہ اجڈ آپ کے گرد جمع نہ ہوتے۔

آج ربع مسکون ایک عجیب خلفشار اور ہیبت ناک دور سے گذر رہی ہے۔ انسان انسان کے درپے آزار ہے۔ قوم قوم کو نگل جانے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ سلامتی کونسل جس کا منشور غیر جانبداری سے دنیا میں قیام امن کا دعویٰ کرتا ہے۔ ہاں یہ عظیم الشان ادارہ بھی دو بلاکوں پر تقسیم ہو چکا ہے۔ ایک بلاک روس اور اس کے حواریوں پر دوسرا بلاک اینگلو امریکن اور ان کے حاشیہ برداروں پر مشتمل ہے۔

فلسطین کے معاملہ پر غور کیا جائے۔ تو سلامتی کونسل کی بیچارگی اور قابل رحم حالت ظاہر ہوتی ہے۔ مسلمان جس ملک پر چودہ سو سال سے قابض اور متصرف تھے۔ ان کو آج تقسیم فلسطین کی بناء پر دربدر کی خاک چھاننی نصیب ہو رہی ہے۔ اور موسیٰؑ کی امت یہود نامسعود جن کو مغضوب قرار دیا گیا ہے۔ اور جن کی قسمت میں قیامت تک جلاوطنی ودیعت کی گئی تھی۔ اس سلامتی کونسل نے اس کو طاقت کے زور سے ایک سلطنت کا مالک بنا دیا۔ یہ سب ظلم وستم کیوں بپا کئے جا رہے ہیں؟ اول ہوس ملک گیری دوم اخلاق عالیہ کا فقدان۔ اس کے بواعث میں سے ہیں۔

آج اگر ہر ایک ملک اپنی حد میں رہ کر اپنی مملکت کی بہبودی اور خوشحالی کی طرف متوجہ رہے۔ ہوس ملک گیری سے کنارہ کشی کرے۔ اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق کی بنا پر برتاؤ کرے۔ تو یہ ربع مسکون عالم خلفشار سے نکل کر دائمی امن وسلامتی سے ہمکنار ہو جائے۔

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اوائل زمانہ نبوت سے اواخر زمانہ نبوت تک پے بہ پے شدید تکالیف ومصائب میں مبتلا رکھا گیا۔ ہجرت کے باوجود مدینہ تک پیچھا نہ چھوڑا گیا۔ منافقین اور یہود کی باہمی خفیہ ریشہ دوانیوں اور سازشوں کا نشانہ بنایا گیا۔ آپ کی جان کو شدید خطرات میں رکھا گیا۔ لیکن آپ نے ان تکالیف ومصائب کے دوران میں ایسے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جو کہ تاریخ میں بتمام وکمال محفوظ ہے۔ یہود اور کفار نے معاہدات کے باوجود امن کے نظام کو توڑا۔ لیکن آپ اپنے معاہدات پر قائم رہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب فتح مکہ کیا۔ اور صحن کعبہ میں روساء مکہ جمع کئے گئے۔ یہ وہی لوگ تھے۔ جو کہ آپ کے خون کے پیاسے اور آپ کے مشن کو نیست ونابود کرنے والے تھے۔

جس وقت آپ نے ان سے سوال کیا۔ کہ میں تم سے کیا سلوک کروں؟ تو انہوں نے آپ کی شانِ حلیمی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ جیسا ایک بھائی دوسرے بھائی سے سلوک کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

انتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم۔ جاؤ تم آزاد ہو۔ سزا تو درکنار تم کو معمولی سرزنش بھی نہیں صلے اللہ علیہ وسلم۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس بات پر کس چیز نے گامزن کیا۔ یہ وہی اخلاق عالیہ تھے۔ جن کی بناء پر دنیا کا امن استوار ہو سکتا ہے۔ فی زماننا اس وسیع و عریض اور معمور دنیا کا امن وانتظام بالکل درہم برہم ہو چکا ہے۔ تو اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ دنیا سے اخلاق عالیہ کا لعدم ہو چکے ہیں۔ پچھلی دو عظیم الشان مہیب جنگیں انہی معاہدات کو توڑنے کی بناء پر برپا کی گئیں۔ جن کی ہلاکت آفرین داستانیں ابھی تک دنیا سے محو نہیں ہوئیں۔ ہٹلر تو عہد شکن مشہور تھا۔ اس کے لئے معاہدات کے کاغذ ایک ردی چیتھڑے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ اس کے عہد میں کیسی عظیم الہیبت دوسری جنگ ہوئی جس میں خود اس کا نام و نشان دنیا سے کالعدم ہو گیا۔ اگر ہٹلر امن عالم کے معاہدات کو اپنائے رکھتا۔ ہوس ملک گیری سے اجتناب کرتا۔ اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ حسن سلوک کے پیش نظر یہ مظالم نہ ڈھاتا۔ تو دنیا کے تمدن اور امن عالم پر اس قدر کاری ضرب نہ پڑتی۔ ان العھد کان مسئولا فرما کر خداوند کریم نے مسلمانوں پر لازم کر دیا ہے کہ جو وعدہ اور عہد کرو۔ اس کو من اولہ الیٰ اخرہ نبھاؤ۔ سورج اپنی جگہ سے اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے۔ لیکن ایک مسلمان جو وعدہ اور عہد کرے وہ کسی حالت میں بھی ٹلنا نہیں چاہیئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مسلمانوں نے ایک علاقہ فتح کیا۔ وہ غیر مسلم رعایا سے جزیہ بھی وصول کر چکے تھے۔ لیکن بعض جنگی مصالح کی بناء پر مسلمانوں کو وہاں سے ہٹنا پڑا۔ تو حضرت عمرؓ نے جزیہ کی وصول کردہ رقم ذمیوں کو واپس کر دی۔ چنانچہ آپ کے اس حسن اخلاق کا یہ اثر ہوا۔ کہ وہ لوگ رو رو کر دعا کر رہے تھے۔ کہ خدا آپ کو دوبارہ جلد واپس لائے۔

الغرض آج دنیا حقیقی امن سے اسی وقت ہی ہمکنار ہو سکتی ہے جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنا کر اخلاق عالیہ کے ماتحت ہر ملک اپنے ہمسایہ ملک کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرے۔ اور معاہدات امن پر پوری شرائط کے ساتھ گامزن ہو اور حرص و آز کا دست ظلم دراز نہ کرے۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب اور انکی اہلیہ محترمہ کی طرف سے شکریہ احباب و تحریک دعا

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب آف سکندرآباد (دکن) اپنے تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں... خاکسار ان تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے مہربانی فرما کر خاکسار کی اہلیہ کی آنکھ کے اپریشن کے متعلق دعا فرمائی۔ جس کے طفیل خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اپریشن کامیاب ہو گیا۔ لیکن اپریشن کے بعد آنکھ کی بینائی میں خاطرخواہ ترقی نہیں ہو رہی۔ بلکہ دوسری آنکھ میں بھی کچھ نقص نمودار ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں خاکسار کی بھی آنکھوں میں خرابی پیدا ہو رہی ہے جس کا بے حد افسوس ہو رہا ہے۔ خاکسار سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ صحابہ کرام اور جملہ احباب جماعت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ہم دونوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ خداتعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ صحت عطا کرے۔ تاکہ ہم خدمت دین سے محروم نہ ہو جائیں۔ خاکسار عبداللہ الٰہ دین

احمدیت کی آڑ میں مسلم لیگ کا مقابلہ

از محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ لاہور

احراری ترجمان نے ایک مضمون بعنوان "لال کرتی" شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ:-

"انتخابات میں شکست کھا کر مرزائی ٹولی ایسی بھنا گئی ہے کہ اسے سرخ کرتے سے جنگلی جانوروں کی طرح ڈر معلوم ہوتا ہے۔ آئے دن چلاتے ہیں اور شور مچاتے ہیں۔ کبھی مسلم لیگ کے رہنماؤں کو اکسانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ ... مرزائی احرار کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا اس زور شور سے کرتے ہیں کہ لوگ بہکاوے میں آکر گمراہ ہو جائیں"۔

(آزاد ۲۰ اپریل ص۲ و ص۳)

ذیل میں دو مثالیں عرض کی جاتی ہیں۔ ناظرین خود اندازہ لگالیں "کہ مرزائی" احرار کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کرتے ہیں یا فی الحقیقت احرار کے گزشتہ کارنامے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ ملک و ملت کے شدید دشمن ہیں۔ جن سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ "لال کرتے" کے ایک مظاہرے کا حال احمدیت کے شدید دشمن اخبار زمیندار کے قلم سے سنئے۔

"حضرات احرار نے لاہور اور امرتسر میں گلی گلی بھی رکھے بغیر کہہ دیا۔ کہ جناح پنجاب میں آئیں تو سہی اگر آئیں تو کوئی جلسہ کر کے دکھائیں۔ اس دھمکی کے یہ معنے ہیں۔ کہ احراری لیڈر فتنہ و فساد کے لئے کمربستہ ہو چکے ہیں۔ اس غرض کے لئے ایک فوج بھی مرتب کر لی گئی ہے۔ جس کی سب سے بڑی چھاؤنی لاہور ہے اور اس چھاؤنی میں بقول مظہر علی دس ہزار مجاہدین طبل جنگ کی صدا پر کان لگائے بیٹھے ہیں اس فوج کا مظاہرہ ۱۵ ستمبر کو دہلی دروازہ لاہور میں ہوا۔ جہاں سرخ پوش رضاکاروں نے تیز دھار کلہاڑیوں کی نمائش کی اور اس چمکتی ہوئی نمائش میں مولوی مظہر علی نے اعلان کیا۔ کہ جناح کو لاہور میں جلسہ کرنے نہیں دیا جائے گا۔ اس دھمکی کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ مسلم لیگیوں نے اگر دعوۃ و تبلیغ کے لئے کوئی قدم اٹھایا۔ تو یہی کلہاڑیاں ان کی کھوپریوں میں پیوست نظر آئیں گی۔ اور پاکستان کے شیدائیوں کو اپنے ہی لہو میں نہا نہا کر عدم آباد کی راہ لینا پڑے گی۔ ان خون افشاں ارادوں سے ظاہر ہے۔ کہ احرار کے پاس دلیل اور برہان کا کوئی حربہ نہیں رہا۔ اسلئے وہ سیاسی عقدے کلہاڑیوں کی نوک سے سلجھانا چاہتے ہیں۔ اور زبان کا کام تیز دھار لوہے کے سپرد کر چکے ہیں"۔

(زمیندار ۲۳ ستمبر ۱۹۴۵ء)

اخبار زمیندار کا ایک ایک لفظ احرار کی پاکستان اور مسلم لیگ دشمنی کا پورا پورا ثبوت ہے۔ اب احرار ہی یہ بتائیں کہ یہ لال کرتے "مرزائیوں" کو ڈرانے کے لئے استعمال کئے گئے تھے یا مسلم لیگ اور پاکستان کے شیدائیوں کو عدم آباد پہنچانے کے لئے استعمال کئے گئے تھے۔ اور کیا یہ حقیقت ہے یا "مرزائیوں" کا پروپیگنڈا ہے جو احرار کے خلاف کیا جا رہا ہے اس وقت جو لال کرتوں کا مظاہرہ کیا جانے والا ہے۔ یہ بھی "مرزائیوں" کے خلاف نہیں بلکہ مسلم لیگ کو شکست دینے پر اظہار تشکر منایا جا رہا ہے اس کا ثبوت مندرجہ ذیل عبارت سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ لکھا ہے۔

"ضلع شیخوپورہ میں مسلم لیگ مرزائیوں کو ٹکٹ دے کر مجلس احرار سے ٹکر لے ... اگر کسی ایک کو بھی لیگ ٹکٹ دے دیا گیا۔ تو ضلع کی مجلس مجبور ہو گی کہ وہ پوری طاقت سے مسلم لیگ کا ان سیٹوں پر مقابلہ کرے۔ (آزاد ۲۲ جنوری ۱۹۵۱ء ص۲)

تمام لوگ جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے کسی شخص کو اسمبلی کی کسی نشست پر کھڑا نہیں کیا اور نہ اخبار الفضل کے ذریعہ کسی احمدی ممبر کے متعلق پروپیگنڈا کیا گیا۔ اگر کوئی احمدی انتخاب میں کھڑا ہوا۔ تو وہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر مسلم لیگ کا آدمی شمار ہوا پس اگر کسی احمدی کو شکست ہوئی۔ تو وہ مسلم لیگ کی شکست تصور کی جاتی ہے۔ احرار نے احمدیت کی آڑ لے کر مسلم لیگ سے مقابلہ کیا اور مسلم لیگ کو شکست دے کر اپنی بدترین پاکستان دشمنی اور لیگ سے غداری کا ثبوت دیا۔ احرار کا یہ پروپیگنڈا کہ احمدی ان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں بدترین کذب بیانی ہے۔

درخواست دعا

میرے ماموں جان کرنل جی این احمدی کی طبیعت چند روز سے خراب ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے

(خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل)

وصولی چندہ خاص تحریک برائے پختہ چار دیواری مقبرہ بہشتی

کی تیسری فہرست

(۲)

نام و پتہ ارسال کنندہ	رقم
پیر محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ پوسٹماسٹر سیکرٹری پسرور ضلع سیالکوٹ	۲۰/۰/-
بذریعہ وحسب لجنہ مرکزیہ بحساب صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ بنت حضرت اقدس	۵/-
عائشہ بیگم صاحبہ خادمہ حضرت ام المومنین	۱/-
وکیل المال تحریک ربوہ بحوالہ کوپن ۵۱۹۷ د ۳/۵۱ از جماعت دودہ سالکنڈ	۲۵/-
قدرت اللہ صاحب سیکرٹری از جماعت گوئیکی ضلع سکھر سندھ	۲۰/-
ڈاکٹر منظور احمد صاحب خوردہ ہسپتال ضلع جہلم	۲/-
غلام قادر صاحب سیکرٹری مال جماعت باٹا پور - لاہور	۳/۲
غلام رسول صاحب سیکرٹری مال ڈیرہ غازیخان	۴۹/-
صوفی غلام محمد صاحب سیکرٹری چک ۲۷ الف - سندھ	۳۰/۱۰
محمد ملک صاحب پریذیڈنٹ لوکوٹ سندھ	۶/-
چوہدری محمد شفیع صاحب	۲۹/۶
دولت خان صاحب سیکرٹری مال جماعت چک ۲۹۷ ضلع جھنگ	۱۰/-
چوہدری محمد دین صاحب الولی بی اے بی ٹی ہائی سکول شاہپور	۷/-
لجنہ اماء اللہ صاحبہ سرگودھا بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب	۱۸/-
حکیم عبد الرحمن صاحب چک ۲۴ لائلپور	۲/-
از عبد اللہ شاہ صاحب جنرل مرچنٹ چک جھمرہ	۱/-
مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد اللہ شاہ صاحب خود	۱/-
جمیلہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ عبد اللہ شاہ صاحب	۱/-
سید عبد اللہ شاہ صاحب	۱/-
محمد عیسیٰ خان صاحب ولد محمد یار خان صاحب ڈیرہ غازیخان حال ربوہ	۱/-
حسن محمد صاحب لئیق کلرک دفتر تعمیر ربوہ	۱/-
مخدوم الطاف احمد صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا	۱/۱
محمد اکرم صاحب سیکرٹری مال گوجرانوالہ از بھائی محمد بشیر لطیف صاحب	۲/-
" " " "	۴۹/۸
مولوی نور احمد صاحب اوورسیئر پنشنر علی پور ضلع مظفرگڑھ	۳۶/۲
شیخ سبحان علی صاحب بحساب جماعت چک ۸۱ ای لائلپور	۴/-
سید محمد اقبال حسن صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۵/-
نور احمد صاحب دفتر امانت ربوہ	-/۸/-
لطیف احمد صاحب طاہر بندر روڈ کراچی	۵۹/۸
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب کھاریاں گجرات	۲/-
نعمت اللہ صاحب سیکرٹری مال چک ۹۹ عباس پور ضلع لائلپور بحساب محمد عبد اللہ صاحب ولد پیر بخش صاحب	۱۲/-
دوکاندار ظہیر الدین صاحب سیکرٹری مال سمندری	۳۱/۴
چوہدری محمد شفیع صاحب ڈسکرنڈ سندھ	۲/۱۴/-
مولوی محمد حسین صاحب تحسین معہ والدین	۱/-
بحساب منیر احمد - حافظ بشیر الدین صاحب ۲/- شجاعت علی صاحب ۱/- میاں محمد یوسف صاحب ۱/- ڈاکٹر عبد العزیز صاحب ۲/- ملک محمد صادق صاحب ۲/- مولوی علی احمد صاحب ۱/-	۱۰/-
مدخلہ سیکرٹری مال حلقہ ج ربوہ	
محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال ادرحمان بواسطہ تھلیوال سرگودھا	۲/-
صوبیدار ہدایت علی صاحب منتظم رمیڈیکل ہال فورٹ عباس بہاولپور اسٹیٹ	۱۹/-
محمد یعقوب صاحب سرس کالا خطائی رزقی تمخاص ضلع شیخوپورہ	۱/-
محمد حسین صاحب سیکرٹری مال عہدی پور ضلع سیالکوٹ	۲۰/-
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال بھوڑہ چک ۱۸ شیخوپورہ	
علی احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۴۴۳ ج ب ضلع لائلپور	۹/-
ڈاکٹر اقبال احمد صاحب پریذیڈنٹ مظفرگڑھ	۲۳/۴
چوہدری سلطان احمد صاحب سیکرٹری مال تحریک جدید ربوہ بحساب جماعت چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۱۵/-
عبد الحی صاحب شاکر واقف زندگی معہ اہلیہ و بچگان ربوہ	۵/-
اقبال احمد صاحب ایاز - ربوہ	۱/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد ابراہیم صاحب	-/۸/-
حکیم محمد یوسف صاحب کی اہلیہ محترمہ	-/۱۲/-
ڈاکٹر نور محمد صاحب " " "	۲/-
بشیر احمد صاحب " " "	۵/-

اراضی ربوہ کے متعلق

ضروری اعلان

(۱) ربوہ دارالہجرت میں جلد سے جلد آبادی کی ضرورت ہے۔ سابقہ تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ احباب عمدہ ٹکڑے اپنے لئے ریزرو کرا لیتے ہیں۔ لیکن مقررہ مدت کے اندر مکان کی تعمیر نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے بعض دوسرے دوست جو جلد مکان کی تعمیر کی توفیق رکھتے ہیں۔ مکان تعمیر نہیں کر سکتے اور اس طرح شہر کی ترقی میں خواہ مخواہ کی روک پیدا ہو رہی ہے۔

ان تمام امور پر غور کرتے ہوئے الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۱ء میں حسب ذیل تجویز کی ہے۔ جو بعد منظوری سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کی اطلاع کیلئے شائع کیجاتی ہے۔ "محلہ "س" میں آبادی کیلئے قطعات دینے کیلئے اساسی طور پر یہ اصل قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ان مقاطعہ گیران کو مقدم کیا جائیگا۔ جو فوری طور پر مکان بنانے کا یقین دلائیں۔ اور مکان کیلئے مطلوبہ اینٹوں کی رقم صدر انجمن احمدیہ میں بمد خریداری اینٹ جمع کرا دیں۔ اور اپنی درخواست میں اس بات کا یقین دلائیں کہ بموجب اعلان شائع شدہ الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء قطعہ کی اطلاع ملنے کے دو ماہ کے اندر اندر اپنے مکان کی تعمیر شروع کر دینگے۔ اور چھ ماہ کے اندر اندر اسے مکمل کر لیں گے۔ ورنہ وہ الاٹمنٹ بغیر نوٹس منسوخ سمجھی جائے گی اور دوسرے مستحق کو جو ان شرائط کا منشاء پورا کر یگا دیدی جائے گی۔ مکان سے مراد کم از کم ایک رہائشی کمرہ ہے۔ جن دوستوں کی الاٹمنٹ ایک دفعہ مندرجہ بالا شرائط کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو گی اُنہیں محلہ الف۔ ب یا محلہ ج میں جگہ مل سکے گی"۔

(۲) جن دوستوں کی طرف سے اس اعلان کی اشاعت کے ایک ماہ کے اندر اندر اینٹوں کی قیمت ناظم صاحب جائداد کے پاس بمد خریداری اینٹ جمع ہو جائیگی۔ ان کا فیصلہ کمیٹی کر دیگی۔ باقی دوستوں کے متعلق زمین بچنے کی صورت میں بعد میں فیصلہ کیا جائیگا۔

(۳) اینٹوں کیلئے کم از کم تین صد روپے کی رقم جمع کرائی جائے اور ساتھ دفتر ہذا کو بھی اطلاع دیدی جائے اس سے کم رقم جمع کرانیکی صورت میں غور نہ ہو سکیگا۔ کمی بیشی بعد میں adjust کر دیجائیگی

(۴) الاٹمنٹ کا فیصلہ کرتے وقت ہر دوست کے مقاطعہ گیری نمبر کو ملحوظ رکھا جائیگا

خاکسار عبدالرشید قریشی

سیکرٹری الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ۔ ضلع جھنگ

۲۲ شہادت ۱۳۳۰ھش - ۲۲ اپریل ۱۹۵۱ء

تقرر ضلع وار امراء جماعت ہائے احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل اضلاع میں ضلعوار نظام کا قیام منظور فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل احباب کا تقرر بطور امیر ضلع ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور فرما لیا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

نام ضلع	نام امیر ضلع
(۱) شیخوپورہ	چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ
(۲) جہلم	سید زمان شاہ صاحب ریٹائرڈ۔ ایچ۔ ڈی۔ سی محلہ مستریان جہلم
(۳) کیمبلپور	کرنل ملک سلطان محمد خانصاحب سکنہ کوٹ فتح خاں
(۴) مظفرگڑھ	کیپٹن ڈاکٹر محمد اقبال احمد خانصاحب

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا و ضروری اطلاع

جملہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر خدمت ہے کہ "بزم درویشاں" بمنظوری حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان سے ماہنامہ "درویش" کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض مشکلات درپیش ہیں۔ احباب کرام سے استدعا ہے۔ کہ وہ ہماری مشکلات کے ازالہ اور اس نیک مقصد میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔

نیز "درویش" کے قلمی معاونین سے گذارش ہے کہ براہ کرم ماہنامہ "درویش" کے لئے ارسال کردہ مضامین یا منظوم کلام کسی دوسرے اخبار میں اشاعت کے لئے نہ دیں۔ اس طرح جہاں بزم کی دلشکنی ہو گی۔ وہاں ان کے مضامین بھی "درویش" میں شاید دوبارہ شائع نہ ہو سکیں۔

(صدر بزم درویشاں قادیان)

تبلیغ کی آسان راہ:

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دینگے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد — دکن

حصول قبضہ و انتقال مقاطعہ اراضی دارالہجرت کے متعلق ضروری اعلان

(۱) قابل تقسیم پلاٹس کی مستقل پلاٹ بندی کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ ہر پلاٹ کا قبضہ دیتے وقت مقاطعہ گیر سے -/۳ (تین روپے) فی پلاٹ بطور فیس نشاندہی چارج کئے جائیں۔ احباب مطلع رہیں

(۲) بعض دوست لیز (lease) کا حق دوسرے کے نام منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ اس کیلئے مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ پہلے اس کا اعلان اخبارات میں کر دیا جایا کرے۔ تا اگر کسی دوسرے دوست کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ پیش کرے۔ لہذا دوست آئندہ انتقال کی درخواست کے ساتھ -/۱۰ (دس روپے) برائے اخراجات اشاعت اعلان انتقال اراضی ربوہ محاسب صاحب ربوہ کے نام ارسال فرمایا کریں۔

(۳) یاد رہے کہ درخواست برائے انتقال دو معتبر گواہوں اور امیر یا پریذیڈنٹ جماعت مقامی کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہیئے۔ نیز انتقال کے متعلق آخری فیصلہ کرنے سے قبل دفتر ہذا سے اجازت کا حاصل کرنا ضروری ہے (اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ضروری اطلاع

بل ۱۵ اپریل ۱۹۵۱ء آپ کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ اُن کی ادائیگی ۱۰ مئی ۵۱ء تک دفتر اخبار الفضل میں ضروری ہے۔ ورنہ آپ کے

بنڈل کی ترسیل روک دی جائیگی (منیجر الفضل لاہور)

نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے ورکشاپس ڈویژن مغلپورہ

کیرج اور ویگن ورکشاپس مغلپورہ (بہ شمول گاڑیوں میں روشنی والی شاپ) سے راکھ اور ردی سامان خریدنے اور وہاں سے اٹھوانے کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر رواشن منظور شدہ فارم پر ہونے چاہئیں۔ جو ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے سپرنٹنڈنٹ مکینیکل ورکشاپس مغلپورہ کے دفتر سے مل سکتا ہے۔

مطلوبہ ٹنڈر ۱۲ مئی ۱۹۵۱ء کے ایک بجے دوپہر تک میرے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔

سپرنٹنڈنٹ مکینیکل ورکشاپس مغلپورہ
PR 247-11
2/5/51

آکسیجن

برص۔ جوڑوں کے درد اور نقرس جیسی موذی بیماریوں کے لئے تیر بہدف علاج ہے

قیمت شیشی کلاں آٹھ روپے خورد -/۴ روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: نور عین لیبارٹریز شاہ عالمی لاہور

خریداران الفضل فوری توجہ کریں

جن احباب کی قیمت اخبار ماہ مئی ۱۹۵۱ء میں ختم ہو رہی ہے۔ ان کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں وی پی کا انتظار نہ کریں

(منیجر)

طاقت کی گولی

ناطاقتی پٹھوں کی کمزوری دور کرکے طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے

قیمت خوراک ایک ماہ پانچ روپے

روغن عنبری

بیرونی مالش سے بے حس پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ طاقت کی گولی کے ہمراہ اس کا استعمال سونے پر سہاگہ ہے۔ قیمت دو روپے

حب مروارید

ضعف دل کمی خون اعضائے رئیسہ کی کمزوری دور کرکے خون کثرت سے پیدا کرتی ہے۔

قیمت فی شیشی پانچ روپے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

قیمت فی تولہ دو روپیہ

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ ہمیشہ خریدتے وقت غور سے شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل پڑھ لیا کریں

شفاخانہ رفیق حیات کی تمام ادویات مندرجہ ذیل دوکانوں سے مل سکتی ہیں۔

(۱) ربوہ جنرل سٹور ربوہ

(۲) ناصر حق برادرز قندھاری بازار کوئٹہ

(۳) سیلون ٹی سٹال ربوہ

(۴) صداقت ریسٹورنٹ رتن باغ لاہور

اکسیر اٹھرا

حمل گر جاتا ہو بچے پیدا ہو کر مرجاتے ہوں۔ اس کا استعمال ازحد مفید ہے۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے

حب اکسیر

کثرت احتلام کو دور کرکے طاقت کو دوبارہ پیدا کرتی ہے

قیمت چار روپے

سفوف مغلظ

سرعت اور جریان کو دور کرکے مادہ تولید کو طاقتور بناتا ہے

مکمل کورس چھ روپے

ادویات ملنے کا پتہ:- شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ہمارے مشتہرین آرڈر دیتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

احرار کی بے اصولی اپنوں کی نظر میں

مکرم مرزا محمد حیات صاحب تاثیر گجراتی

گزشتہ انتخابات میں مجلس احرار نے لاہور ریزولیوشن کے باوجود مسلم لیگ کی جس رنگ میں مخالفت کی اس کا ذکر اخبار میں آتا رہا ہے۔ اور حلقہ چنیوٹ کے متعلق بھی غالباً لکھا جا چکا ہے کہ یہاں کے مقامی اخبار "المنیر چنیوٹ" میں مجلس احرار کے نائب صدر (جو الیکشن کے دوران میں صدر تھے) ملک اللہ دتا صاحب کے متعلق دو خط چھپے ہیں۔ جو اسبات کی کافی شہادت ہیں کہ مجلس احرار نے مسلم لیگی امیدوار کی مخالفت کی۔ اور یہ بات اور بھی زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ جب ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ اخبار کے "معاون مدیر" سالاری پانی پتی صاحب مجلس احرار کے ناظم بھی ہیں اور خود ایڈیٹر صاحب بھی جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ اور اپنے اخبار میں جماعت کے خلاف لکھتے رہے ہیں۔ پس شھد شاھد من اھلہ کے ماتحت جب مجلس کے صدر کے خلاف خود اس کے ناظم گواہی دے رہے ہیں۔ کہ انہوں نے الیکشن میں کھلے طور پر لیگ کی مخالفت کی ہے آپ کی یہ شہادت اور اخبار اعلان کی خبر جس میں ملک صاحب کو جناح لیگ کا نائب صدر بنایا گیا ہے۔ صاف ظاہر کر رہی ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہیں۔ اب بھی ارباب حکومت اگر یہ نہ سمجھیں کہ مجلس احرار اسی روش پر قائم ہے۔ جو پاکستان بننے سے پہلے انہوں نے اختیار کی تھی۔ تو ان کی مرضی ورنہ ہم نیک و بد کو سمجھائے جاتے ہیں۔ مانیں نہ مانیں آپ کا یہ اختیار ہے۔

اب میں دونوں خط نقل کر دیتا ہوں تا قارئین کرام اندازہ کر سکیں کہ مقامی اخبار کے ایڈیٹر اور پبلک کا خیال مجلس احرار کے متعلق کیا ہے۔

پہلا خط

"باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی"

جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم۔ مندرجہ ذیل ماسطور شائع فرما کر چنیوٹ کے عوام پر احسان فرماویں

مفاد کے محور کے گرد اپنی سرگرمیوں کو گھمانے والے حضرات جب سیاست میں آگھستے ہیں تو ہر وقت نئے روپ دھارنا ان کا شیوہ بن جایا کرتا ہے۔ ایسے لوگ مفاد کی خاطر قوم و ملک کو دشمنوں کے ہاں گروی رکھ دینے سے بھی نہیں چوکتے۔ کوئی آزاد قوم ایسے افراد کو اپنے ہاں پنپنے نہیں دیتی۔ اور انہیں جلد ان کے اصل مقام پر پہنچا کے چھوڑتی ہے۔ مگر مسلمان قوم کی بدقسمتی ہے کہ ایسے لوگ نہ صرف اسکے اندر بکثرت ہیں۔ بلکہ اس قوم کے لیڈر بنے پھرتے ہیں۔

چنیوٹ میں ایسی ہی ایک ہستی ملک اللہ دتا صاحب ہیں جو ہر ایک کے ساتھ اپنی وفاداری کا دم بھرتے ہیں۔ مگر کسی کے بھی وفادار نہیں۔ آپ کی تازہ خدمت قوم یہ ہے کہ آپ نے ایک طرف مجلس احرار کی صدارت پر ہاتھ صاف کئے ہیں۔ تو دوسری طرف جناح عوامی لیگ کے نائب صدر بھی بن بیٹھے ہیں۔ اب آپ سے کوئی پوچھے کہ کبھی مجلس احرار کے اس فیصلہ کا کیا ہوا کہ "مجلس احرار سیاسیات سے کنارہ کش ہو گئی ہے اگر مجلس کا کوئی کارکن سیاسیات کے پھڈے میں ٹانگ اڑانا ہی چاہتا ہے تو مسلم لیگ کے ساتھ جا ملے" اگر ملک صاحب قبلہ جناح عوامی لیگ کے وفادار ہیں۔ تو پھر فرمائیں کہ مجلس احرار کے ساتھ کیوں تعلق قائم کر لیا ہے۔ ہم قبلہ ملک صاحب سے عرض کریں گے کہ براہ کرم اپنی پوزیشن صاف کیجئے ورنہ آپ کے بدخواہ یہ سمجھتے میں حق بجانب ہونگے کہ آپ کو تو محض صدارتیں الاٹ کرانی ہوتی ہیں۔ چاہے وہ کسی پارٹی کی ہوں" (ایک واقف حال)

دوسرا خط

استفسار

پہلے دو خبریں ملاحظہ فرماویں۔

چنیوٹ ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ سید الطاف حسین شاہ صاحب کے جناح لیگ ٹکٹ پر کامیاب ہونے کے بعد مسلم لیگ میں شامل ہو جانے کو چنیوٹ کے لوگوں نے بہت بری طرح محسوس کیا ہے۔ اور میاں اللہ بخش صدر جناح عوامی مسلم لیگ چنیوٹ ملک اللہ دتا نائب صدر سید ... حسین شاہ سکرٹری جناح عوامی مسلم لیگ چنیوٹ۔ میاں دولت محمد صاحب پتھوں۔ شیخ بخش الٰہی چنیوٹی ماسٹر غلام حسین۔ حاجی میاں محمد شفیع نگوں میاں محمد عمر چنیوٹی۔ میاں فضل کریم بوہرہ۔ میاں گل محمد و الفضل ذویں اور دیگر معتبر احباب نے سید الطاف حسین شاہ کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ان سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔"

(روزنامہ اعلان ۱۵ اپریل ۱۹۵۱ء)

دوسری خبر:۔ آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۵۱ء بعد نماز عشاء مولانا عتیق الرحمن فاروق کے دولتکدہ پر زیر صدارت مجاہد ملت حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب جالندھری صدر مجلس احرار اسلام صوبہ پنجاب (پاکستان) ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تقریباً ایک صد احباب نے شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد صدر صوبہ نے تمہیدی طور پر مسئلہ تحفظ ختم نبوت۔ استیصال فتنہ مرزائیت اور استحکام پاکستان پر خاص طور سے زور دیا۔ آپ کی جامع تقریر کے بعد مجلس احرار اسلام چنیوٹ کا جدید انتخاب عمل میں آیا۔ جو حسب ذیل ہے

(۱) مولانا عبدالرحمن صاحب نمازی پانی پتی	صدر
(۲) ملک اللہ دتہ صاحب	نائب صدر
(۳) مولانا عتیق الرحمن صاحب فاروق	ناظم اعلیٰ
(۴) ماسٹر سالاری پانی پتی	ناظم
(۵) عبدالحکیم صاحب تمیمی	محاسب
(۶) حکیم محمد رفیق صاحب	سالار
(۷) میاں ولی محمد صاحب آڑھتی	خزانچی

(روزنامہ اعلان لائلپور ۱۱ اپریل ۱۹۵۱ء)

(یہی انتخاب مجلس احرار کے آرگن آزاد میں چھپ چکا ہے)

مندرجہ بالا دو خبریں پیش کرنے کے بعد ہم مجلس احرار کے لاہور ریزولیشن کی طرف توجہ منعطف کراتے ہوئے ملک اللہ دتا صاحب سے یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ جب مجلس احرار سیاسی لحاظ سے اپنی باگ ڈور مسلم لیگ کے ہاتھوں میں دے چکی تو پھر ایک ہی وقت میں آپ جناح لیگ اور مجلس احرار کے نائب صدر کس طرح ہو سکتے ہیں۔

؎ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

کیا ملک صاحب موصوف اپنے جماعتی فیصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی پوزیشن واضح کریں گے کہ آپ جناح لیگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا مجلس احرار کے ممبر ہیں؟ (خیر خواہ ملت)

(منقول از اخبار المنیر چنیوٹ یکم و ۸ رمئی ۱۹۵۱ء)

حکومت تو ان لوگوں کے بارہ میں جو بظاہر مسلم لیگ کی وفاداری کا دم بھرتے رہے۔ مگر درپردہ اس جماعت کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں۔ نہ معلوم کیا کارروائی کرے گی۔ مگر دیکھئے مجلس احرار کا مرکزی دفتر لاہور ایسے شخص کے بارہ میں کیا فیصلہ کرتا ہے۔ جو مجلس کی تنظیم کو توڑتا ہے۔ کبھی خاکساروں میں جا شامل ہوتا ہے۔ اور کبھی کمیونسٹوں میں۔ کبھی جناح لیگ کا صدر اور کبھی مجلس احرار کا صدر ہوتا ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان ہفتہ کو لندن پہنچ رہے ہیں

لندن ۴ رمئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان ۵ رمئی کو لیک سیکس سے یہاں پہنچ رہے ہیں اور بدھ کو وہ کراچی روانہ ہو جائینگے انہیں اس عرصہ میں مسٹر ایٹلی مسٹر مارلین مسٹر گورڈن واکر اور دوسرے وزراء سے ملاقاتیں کرنی ہیں۔ اسلئے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان کے تازہ ترین ردعمل سے برطانوی حکومت کو مطلع کر دینا چاہتے ہیں۔

منگل کو وہ ساری دنیا کے اخباری نامہ نگاروں کی ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب کریں گے (اسٹار)

امیر منصور کی نعش جدہ پہنچائی گئی

پیرس ۴ رمئی۔ سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر منصور کی نعش جو بدھ کو پیرس میں فوت ہو گئے۔ کل خاص طور پر کرایہ پر لئے ہوئے ایک طیارہ میں جدہ روانہ کی گئی۔ اسی ہوائی جہاز میں امیر کے عملہ کے ارکان کے علاوہ ڈاکٹر بھی تھا جو سعودی عرب سے ان کے ہمراہ آیا تھا

جنازہ کو تابوت میں رکھنے کے وقت فرانسیسی فوج کے ایک دستہ نے سلامی اتاری۔ اس سے قبل فرانسیسی حکومت اور سفارتی عملہ کے ارکان نے پیرس کی مسجد میں رسم جنازہ میں شرکت کی۔

اپریشن ہونے سے قبل ہی امیر ہرنیا کے مرض کا شکار ہو کر فوت ہوئے۔ (اسٹار)

مشہور صحافی جمیل الزمان کا اعزاز

لاہور ۔ ۴ رمئی۔ پنجاب کے مشہور صحافی مسٹر جمیل الزمان کو لاہور میں موقر جریدہ "ڈیلی میل لنڈن" نے اپنا خاص نامہ نگار مقرر کیا ہے۔ مسٹر جمیل الزمان آج کل پنجاب کے انگریزی روزنامہ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے چیف رپورٹر ہیں۔ اور صحافتی حلقوں میں اپنی حق گوئی اور بے باک نویسی کے لئے ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔